باب

4

حصہ (الف)

آندھراپردیش کی زمینی ہیئت

زمین، جس پر ہم رہتے بستے ہیں نہ مکمل مسطح ہے اور نہ ہی یکسانیت رکھتی ہے۔ بلکہ اس کی مختلف شکلیں اور بلندیاں ہیں۔ بعض مقامات پر وہ پہاڑوں اور کوہستانوں کی تشکیل کے لیے بلندی اختیار کرتی ہے جو شدید ڈھلانوں والے ہوتے ہیں اور بعض مقامات پر بڑے وسیع ہموار خطے اور نشیبی علاقے بھی ہوتے ہیں۔ آپ نے کبھی سفر کے دوران دیکھا ہوگا کہ مختلف مقامات کی بلندی الگ الگ ہوتی ہے۔ ان ہی کو کسی خطے کی نمایاں اشکال کہا جاتا ہے۔

زمینی ہیئت تین طرح کی ہوتی ہے۔ پہاڑ، میدان اور سطح مرتفع۔ آپ نے بھی پہاڑ دیکھے ہوں گے۔ یا کسی پہاڑی سلسلے میں کسی مقام پر گئے ہوں گے۔ پہاڑ انتہائی بلند ہوتے ہیں اور ان میں شدید ڈھلان پائے جاتے ہیں۔ جب کہ ہموار زمین ان پر بہت کم ہوتی ہے۔ وائی۔ ایس۔ آئی کڑپہ، چتور، کرنول، محبوب نگر اور وجے نگرم کے اضلاع میں اونچے پہاڑی سلسلے نظر آتے ہیں۔

ویلی کے کونڈہ اور نلاملائی سلسلوں کے شیشا چلم اور پاپی کونڈہ پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں کی وادیوں کے درمیان سے دریائیں مثلاً پناز، کرشنا اور گوداوری بہتی ہیں۔ سطح مرتفع بھی بلند زمینی خطے ہیں۔ لیکن یہ خطے اپنی بلندی کے باوجود کافی مسطح ہوتے ہیں جن میں کہیں کہیں پہاڑ پائے جاتے ہیں۔ ان میں کئی مقامات پر نشیب و فراز ہوتے ہیں لیکن پہاڑوں کی طرح سیدھے اور شدید ڈھلان نہیں پائے جاتے۔ تلنگانہ اور رائلسیما کے بڑے حصے سطح مرتفع کے خطے ہیں جو سطح مرتفع دکن کہلاتا ہے۔ حیدرآباد اور سکندرآباد بھی اسی سطح مرتفع میں واقع ہیں۔

شکل 4.1 پہاڑیاں

© SCERT not to be republished

شکل 4.2 میدان

دوسری طرف میدان تھوڑے سے ڈھلان کے ساتھ ایک ہموار زمینی خطے ہوتے ہیں۔ آندھراپردیش کے کئی اضلاع میدانوں میں واقع ہیں ۔ یہ میدان مشرقی ساحلی میدان کہلاتے ہیں ۔ یہ ہندوستان کے مشرقی حصے میں اور خلیج بنگال کے ساحل پر ہیں۔

آندھرا پردیش بھی مختلف نمایاں خصوصیات رکھتا ہے صفحہ 31 پر نقشہ 4.5 کو دیکھیے ۔ ہماری ریاست کے مغربی حصے میں سطح مرتفع دکن، وسطی مشرقی حصے میں مشرقی گھاٹ اور مشرقی حصے میں مشرقی ساحلی میدان ہیں۔ جس کے نشیبی حصے خلیج بنگال سے ملے ہوئے ہیں۔ میدانی علاقے عموماً بہت زرخیز اور قابل بودوباش ہوتے ہیں۔ کئی شہر مثلاً نیلور، مچھلی پٹنم، وشاکھاپٹنم، کاکی ناڈا اور سریکاکولم ان میدانوں میں واقع ہیں۔

شکل 4.3 سطح مرتفع کے زمینی خطے

دریائے کرشنا، گوداوری کا منبع مغربی گھاٹ کے پہاڑی خطوں میں ہے۔ یہ دریائیں وہاں سے نکل سطح مرتفع دکن میں بہتی ہیں اور وسیع وادیوں کی تشکیل کرتے ہوئے خلیج بنگال میں جاگرتی ہیں۔

آگے آنے والے ابواب میں ہم ان زمینی اشکال اور وہاں کے لوگوں کے رہن سہن اور طرز زندگی کے بارے میں مزید اکتساب حاصل کریں گے۔

- پہاڑ، میدان اور سطح مرتفع کی تصویروں کو دیکھیے کہ ان میں سے کون سی آپ کے علاقے سے مشابہت رکھتی ہیں۔
- آندھراپردیش کے نقشہ کو دیکھیے جو زمین کی اشکال کو ظاہر کرتا ہے۔ ذیل کے اضلاع میں کون سے سطح مرتفع میں واقع ہیں معلوم کریں ؟ نیلور، ورنگل، چتور، کرنول، عادل آباد، گنٹور، کرشنا، کڑپہ، کرنول۔
- کن اضلاع میں نالا ملائی پہاڑیاں، ویلی کنڈہ پہاڑیاں اور بائی سن پہاڑیاں واقع ہیں؟

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ایک نظر تمام ذیلی سرخیوں اور تصویروں پر ڈالیں تاکہ میدانوں میں رہنے والے عوام کی زندگی کے بارے میں اندازہ حاصل کر سکیں۔

آندھرا پردیش کے میدان

ہماری ریاست میں طویل و عریض میدان واقع ہیں جو ساحلی میدان کہلاتے ہیں۔ یہ میدان شمال میں ضلع سریکاکولم سے جنوب میں پلی کٹ جھیل تک پھیلے ہوئے ہیں۔

اٹلس یا آندھرا پردیش کا ایک نقشہ لیجیے۔

- اس میں ساحلی اضلاع کی نشان دہی کیجیے۔
- اس میدانی خطے سے بہنے والے اہم دریا کون سے ہیں؟
- ساحلی میدان کے مشرقی سمت میں کیا واقع ہے؟

ہماری ریاست کے دو اہم دریا کرشنا اور گوداوری مغربی گھاٹ سے بہتے ہوئے وسیع ڈیلٹا بنانے کے بعد سمندر میں گرتے ہیں۔ کیا آپ نے ان دریاؤں کو ساحلی میدان میں دو مثلث بناتے ہوئے دیکھا ہے؟

ڈیلٹا

دریا سمندر میں ملنے سے پہلے بڑی تعداد میں چھوٹی ندیوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ یہ بہت ساری ریت اور مٹی اس علاقہ میں چھوڑ جاتی ہیں، جو ڈیلٹا بناتے ہیں۔ یہ عام طور پر ایک مثلث بناتے ہیں۔ ہر سال دریا کا بہتا ہوا پانی اپنے ساتھ مٹی، درختوں کے سڑے گلے پتے (فرسودے پتے، پودے وغیرہ) کو ان علاقوں میں چھوڑتے ہیں۔ اس طرح ہر سال یہ بہتا پانی ڈیلٹا کی مٹی کو زرخیز کرتا ہے۔

- آپ کے خیال میں دریاؤں پر بنے ڈیم ڈیلٹا (دوآبہ) کی مٹی کو کس طرح متاثر کرتے ہیں؟
- کرشنا اور گوداوری میں ڈیلٹا (دوآبہ) کے تحت آنے والے اضلاع کے نام معلوم کریں؟
- اُن دو اہم شہروں کے نام بتائیں جہاں سے دو ڈیلٹا (دوآبہ) شروع ہوتے ہیں؟
- دریائے کرشنا مغربی گھاٹ کے مہابلشیور نامی مقام سے نکلتی ہے۔ کرشنا کے خلیج بنگال میں ملنے تک راستے میں کئی چھوٹی ندیاں دریائے کرشنا میں شامل ہو جاتی ہیں۔
- دریائے کرشنا میں ملنے والی کوئی دو چھوٹی ندیوں کی شناخت کیجیے۔
- دریائے کرشنا پر تعمیر کردہ دو بڑے ڈیموں کی نشان دہی کیجیے۔

شکل 4.4 کرشنا اور گوداوری دوآبہ

© SCERT not to be republished

شکل 4.5   آندھراپردیش کی طبعی خصوصیات کو ظاہر کرنے والا نقشہ

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

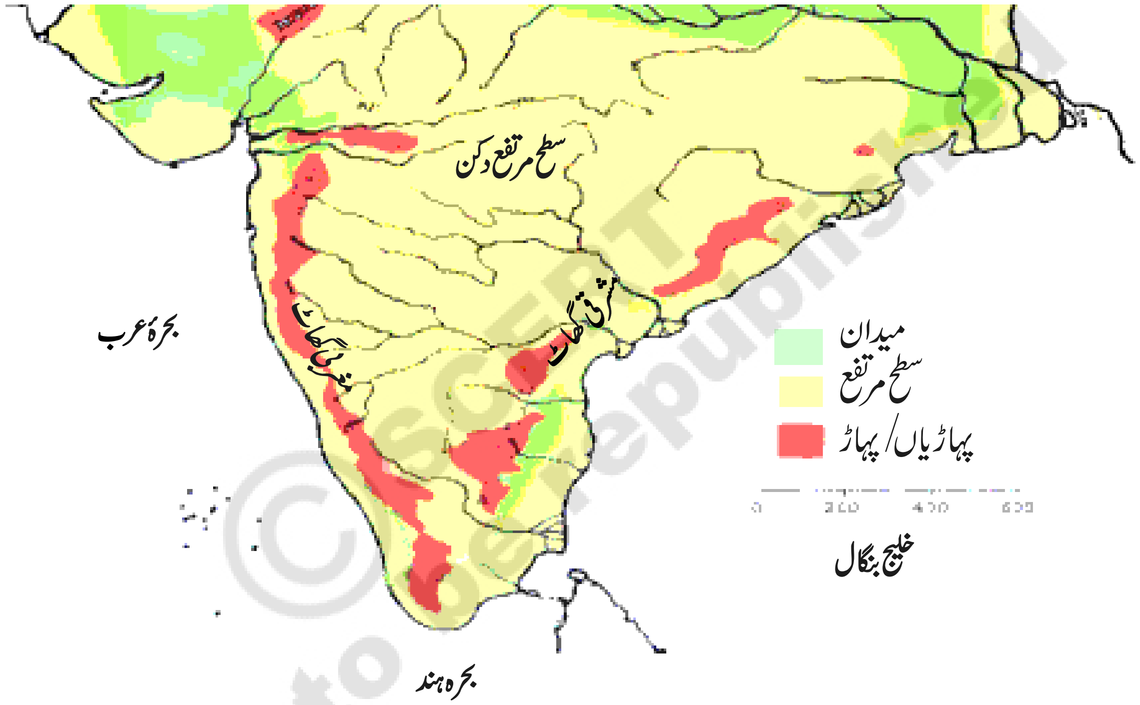

شکل 4.6 ہندوستان کے جنوبی سطح مرتفع کا علاقہ

© SCERT not to be republished

باب

4

حصہ (ب)

دریائے کرشنا کے ڈیلٹا کا ایک گاؤں
پناما کورو

ہم ڈیلٹا کے گاؤں میں لوگوں کی طرز زندگی دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لیے ہم نے وجے واڑہ سے سفر کا آغاز کیا اور اویور ٹاؤ جا پہنچے۔ یہاں کی زمین ہموار مسطح ہے۔ اس میں کوئی نمایاں نشیب و فراز نہیں ہیں۔ ہم نے کئی نہروں اور نالوں کو پار کیا۔ جن کے دونوں طرف ہرے بھرے درختوں کی قطاریں تھیں۔

نہر بندر

پناما کورو پہونچنے کے لیے اویور سے تقریباً تین کلومیٹر کی مسافت کے بعد ہم نے نہر بندر کو عبور کیا۔ دریائے کرشنا کے پرکاشم ڈیم سے نہر بندر شروع ہوتی ہے۔ یہ نہر گاؤں کے شمال مغرب سے شروع ہوکر جنوب مشرق کی جانب بہتی ہے۔ اس نہر کے پانی کو چھوٹے چھوٹے نالوں کے ذریعے کھیتوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ پناما کورو گاؤں' دریائے کرشنا (جو گاؤں کے مغربی سمت چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے) اور نہر بندر کے درمیان واقع ہے۔

شکل 4.8 بندر کنال کے کنارے واقع جھونپڑیاں

پرکاشم پُل

شہر وجے واڑہ کرشنا ڈیلٹا کے ابتدائی سرے پر دریا کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ 1853ء میں انگریزوں نے وجے واڑہ کے قریب دریائے کرشنا پر ایک بندھ تعمیر کیا جسے اب پرکاشم ڈیم کہا جاتا ہے۔ اس بندھ سے پانی کو نہروں کے ذریعے کھیتوں میں موڑا جاتا ہے اور تقریباً بارہ لاکھ ایکر اراضی سیراب ہوتی ہے۔

شکل 4.7 پناما کورو کے میدانی خطے

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

مٹی

پناما کورو میں زمین زیادہ تر زرخیز سیلابی کالی مٹی کی ہے۔ وہ مٹی جو دریاؤں کے تلچھٹ اور گارے سے بنتی ہے سیلابی مٹی یا Ondra Bhoomi کہلاتی ہے ۔ یہ مٹی وزنی اور زیادہ رطوبت کو سہارنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس میں کثیر مقدار میں مقوی اجزا پائے جاتے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں ایسی زمینوں میں فصلوں کی کاشت اچھی ہوتی ہے؟

یہاں 15 فیٹ کی گہرائی تک کالی ریگڑ کی مٹی پائی جاتی ہے۔ اس میں بہت زیادہ چکنے کی صلاحیت اور رطوبت کو کافی عرصے تک برقرار رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے ۔ جب یہ مٹی خشک ہوجاتی ہے تو اس میں شگاف پڑتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اوپری پرتوں کی مٹی شگافوں میں پر جاتی ہے۔ اس طرح مٹی کے اوپر نیچے ہونے کا عمل خود بخود ہوتا ہے جسے Self Ploughing کہا جاتا ہے۔ اس عمل سے مٹی کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ گاؤں کے چند حصے جو دریا کے قریب مغرب اور جنوب میں ہیں ریتیلی مٹی رکھتے ہیں

اس علاقے کی زیادہ تر مٹی زرخیز ہوتی ہے اور اگر پانی دستیاب ہو تو ہر سال دو سے تین فصلوں کی کاشت ممکن ہے۔

- مٹی میں رطوبت کی سطح اور فصل کی پیداوار میں کیا تعلق ہے؟
- نہر' سڑک' گاؤں کے مرکز' مکانات اور جھونپڑیوں کی شناخت کرنے کے لیے گاؤں کے نقشہ کو دیکھیے۔
- پناکور گاؤں کے نقشہ میں بند نہر سے لیے گئے کھیتوں کے نالوں کو دیکھیے اور دیکھیے وہ کس سمت بہہ رہے ہیں۔
- اُس حصے کو ہلکا سا رنگ کریں جسے آپ سمجھتے ہیں کہ نہروں کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے۔

بارش اور آبپاشی

یہ علاقہ جون سے اکٹوبر تک جنوب مغربی مانسون سے بارش حاصل کرتا ہے۔ نومبر سے مئی تک یہاں نسبتاً بہت کم بارش ہوتی ہے۔ اچھی سورج کی روشنی اور زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے تمام سال فصلیں اُگانا ممکن ہے ۔ تاہم اکٹوبر کے بعد کوئی بارش نہیں ہوتی اس لیے ضروری ہے کہ زمین کو یا تو نہر یا پھر کنوؤں یا تالابوں کے پانی سے سیراب کیا جائے۔

گاؤں کے مشرقی جانب کی زمینات کو نہر کے پانی سے سیراب کیا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ یہ نہر سے قریب اور نشیبی علاقے میں ہیں۔ شمالی اور مغربی سمت کی زمینات کی سطح بلند ہونے کی بنا پر ان کو نہر کے پانی سے سیراب کرنا مشکل ہے۔ ایسی جگہوں پر کسان بورویل کا استعمال کرتے ہیں۔

شکل 4.9 پیناما کورو گاؤں کا نقشہ

© NCERT not to be republished

پناماکورو گاؤں دریائے کرشنا کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں 15 سے 25فیٹ کی گہرائی میں زیرزمین پانی دستیاب ہوتا ہے۔اس لیے یہاں بورویل کی کھدائی کم خرچ میں ہوتی ہے ۔ سارا علاقہ برقیایا ہوا ہونے کی وجہ سے بورویل کے لیے بجلی سے چلنے والے زیرآب موٹروں کا استعمال عام ہے۔

شکل 4.10 ایک بورویل دھان اور گنے کے کھیتوں کو سیراب کرتے ہوئے

بہرحال ساحلی میدان میں پانی افراط سے پایا جاتا ہے۔ اگر پانچ ماہ بھی بارش اچھی ہوجائے تو دریاؤں میں موجود پانی کونہروں کے ذریعے کھیتوں تک پہنچا کر آبپاشی کی سہولت فراہم کی جاسکتی ہے۔اس کے علاوہ وافر مقدار میں زیرزمین پانی بھی کم گہرائی میں دستیاب رہتا ہے ۔ حالیہ برسوں میں اونچی سطح والی زمینات کو سیراب کرنے کے لیے بورویل سے آبپاشی کرنے کا رواج زیادہ مشہور رہا ہے۔ کیونکہ ان زمینات کونہروں سے سیراب کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔

- کیا آپ کے علاقوں میں بھی جون سے اکٹوبر کے درمیان بارش ہوتی ہے؟
- کیا آپ کے علاقے میں زراعت کے لیے مناسب مقدار میں بارش ہوتی ہے؟
- آپ کے علاقے اور کرشنا ڈیلٹا کے میدانی علاقوں میں پانی کی دستیابی کا تقابلی جائزہ لیں؟

طوفان اور سیلاب

ضلع کرشنا ہماری ریاست کے شدید سیلاب زدہ اضلاع میں سے ایک ہے ۔ ہر چند برسوں میں جب شدید بارش ہوتی ہے تو پانی کے ذخائر بھر جاتے ہیں تو زائد پانی کی نکاسی لازمی ہوجاتی ہے۔اس وقت یہ پانی سیلاب کی صورت میں نشیبی گاؤں اور دیہاتوں میں داخل ہوجاتا ہے۔ یہ سیلاب عموماً تباہ کن ہوتے ہیں۔مگر کبھی کبھار یہ پیداوار میں اضافے کا باعث بھی بنتے ہیں۔طوفانوں کے باعث بھی سیلاب آتے ہیں ۔ یہ طوفان سمندروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے ساتھ شدید بارش اور تیز رفتار ہوائیں لاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے درخت اور کچے مکانات گرجاتے ہیں ۔ پناماکورو کے لیے یہ خوش بختی کی بات ہے کہ یہ گاؤں بلند سطح پر واقع ہے جس کی بناء پر 1997 ' 2006 اور 2009 کے بدترین سیلابوں کی بربادی سے بچا رہا۔

- کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ ''سیلاب کیسے فائدہ مند یا نقصاندہ یا دونوں ہوسکتے ہیں؟''
- اپنے بزرگوں سے ماضی کے بڑے بڑے سیلابوں کے بارے میں اور اس وقت کی دشواریوں کے بارے میں معلوم کیجیے۔
- سیلابوں اور طوفانوں سے ہونے والے نقصانات کو ہم کس طرح گھٹا سکتے ہیں؟

فصلیں

تمام ساحلی میدانوں اور خصوصاً ضلع کرشنا میں دھان کی کاشت زیادہ کی جاتی ہے ۔ اکثر زمینات میں جو نشیبی علاقوں (Pallam) میں ہوتے ہیں دھان کی کاشت کی جاتی ہے ۔ بارش کے آغاز کے وقت یعنی جون اور جولائی کے مہینوں میں دھان کو تخم ریزی کی جاتی ہے۔ جسے Salva کہتے ہیں۔اس عمل کے لیے عام طور پر چھوٹی کیاریاں بنا کر اس میں تخم ریزی کی جاتی ہے۔دھان کے پودے (بجوے) اُگنے کے بعد انہیں

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

شکل 4.11 ہلدی، گنے کے کھیت اور کیلے کے باغات

اکھاڑ کر اصل کھیتوں میں پار پودکاری (منتقل کرنے کا کام) کی جاتی ہے۔ دھان کی کثیر پیداوار کی خاطر وہ اعلیٰ قسم کے بیج استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایم ٹی یو 2716، سورنا اور بی پی ٹی وغیرہ فصل کی کٹائی اکٹوبر یا نومبر کے مہینے میں ہوتی ہے۔ اہم زرعی کام مثلاً ناگرنا، گاہنا اور باربرداری وغیرہ ٹریکٹروں کی مدد سے کیے جاتے ہیں۔ جب کہ پار پودکاری کا کام خواتین کرتی ہیں اور فصل کی کٹائی بھی مرد و خواتین ہی کرتے ہیں۔ دسمبر کے مہینے میں سرمائی فصل بوئی جاتی ہے جسے دلوا کہا جاتا ہے۔ یہ دھان یا دال کی فصل ہوتی ہے۔

گذشتہ چند برسوں سے یہاں کے کسانوں نے دھان نے دھان کے بجائے گنے کی کاشت شروع کی ہے۔ گنے کی فصل 9 ماہ سے ایک سال کے دوران تیار ہوتی ہے۔ اس کی کٹائی فروری یا مارچ کے دوران کی جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر دوسری فصل کو اُگایا جاتا ہے۔ گنے کی کاشت میں سال بھر مصروفیت ہوتی ہے۔ اس لیے اکثر مرد ہی اس میں مشغول ہوتے ہیں۔

گاؤں کے باشندے بلند سطح کے کھیتوں میں ہلدی، رتالو، موز وغیرہ اُگانے کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ انہیں بارش کے آغاز کے وقت بویا جاتا ہے اور فروری یا مارچ میں فصل کی کٹائی ہوتی ہے۔ گنا، ہلدی، رتالو اور موز کو گاؤں کے باشندے خود استعمال کرنے کے بجائے تجارتی فصل کے طور پر مارکٹ میں فروخت کر کے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔

قدیم زمانے میں پناماکورو کے کسان بلند سطح کی زمینوں پر تور، مونگ اور باجرے کی کاشت کرتے تھے۔ ان کی کاشت کے لیے پانی کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے لیکن حالیہ عرصے میں مذکورہ بالا فصلوں کی بجائے گنے اور ترکاریوں کی کاشت کی جارہی ہے جنھیں آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سبزیاں:

اس گاؤں کی بلند سطح والی زمینات اور ریتیلی مٹی والی زمینات ترکاریوں کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ نشیبی زمینات میں دھان کی دوسری فصل کے لیے آبپاشی کی سہولت نہ ہو تو ترکاریاں اُگائی جاتی ہیں۔ عام طور سے بھنڈی، بیگن، دونڈے، ترائی، پتہ گوبھی کی کاشت کی جاتی ہے اور انہیں اویور کے ریئتو بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ گرما کے موسم میں بعض کسان جیلوگا پلی پیرا کی کاشت کرتے ہیں۔ جسے سبز کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ زمین میں نائٹروجن کے اجزاء کو بڑھاتے ہیں۔ 30 تا 40 دن کے بعد اس فصل کے پودوں کو زمین میں ملا کر ہل چلایا جاتا ہے۔ اس طرح وہ کھاد کے طور پر استعمال میں آتے ہیں۔

میوے کے باغ

دریائے کرشنا کے کنارے اور پناماکورو کے اوپری علاقوں میں ہم کئی میووں سے لدے درخت اور میوے کے باغ دیکھ سکتے ہیں۔ جیسے جام، سپوٹا، پپائی۔ کسانوں نے ہمیں بتایا کہ دریا کے قریب زمین زیادہ ریتیلی ہوتی ہے اور ان زمینوں کی رطوبت کو برقرار رکھنے کی صلاحیت بہت کم ہوتی ہے۔ اس لیے ریتیلی زمینوں پر دھان کی فصلیں اچھی نہیں ہوتیں۔ یہاں میوے کے درختوں کی نشوونما بہتر انداز میں ہوتی ہے کیونکہ ان کی جڑیں زمین کی گہرائی تک پہنچتی ہیں اور کثرت سے پانی کو حاصل کرتی ہیں۔ اس لیے دریا کے قریب کی زمینات میوے کے درختوں کی کاشت کے لیے مناسب ہوتی ہیں۔

© SCERT not to be republished

آبپاشی، بازار اور نئی فصلیں

ہم نے دیکھا ہے کہ اُگائے جانے والے غذائی اجناس جیسے باجرہ، دھان اور دالوں کو معاشی فصلوں جیسے گنا، ترکاریوں، میووں اور ہلدی سے تبدیل کیا جارہا ہے۔ یہ آبپاشی کی ترقی کی وجہ سے ممکن ہوسکا ہے۔ کیونکہ ان فصلوں کو کافی مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور بیج و کھادوں کی خریدی کے لیے قرضوں کی دستیابی سے بھی ممکن ہوسکا ہے۔

- آپ کے خیال میں یہ تبدیلی کیونکر ہوئی؟
- آپ کے خیال میں یہ کس حد تک کسانوں کے لیے فائدہ مند ہے؟
- کیا یہ تبدیلی بھی کچھ مسائل پیدا کرسکتی ہے؟

زمین کی ملکیت، قول داری

پناما کورو میں تقریباً 750 خاندان ہیں۔ ان میں سے 10 خاندان 10 ایکڑ یا اُس سے زیادہ زمین رکھتے ہیں۔ تقریباً 150 خاندان 15 ایکڑ سے کم زمین رکھتے ہیں اور باقی خاندان کوئی زمین نہیں رکھتے۔ یا تو وہ زمین کو زمیندار کسانوں سے قول پر لیتے ہیں یا اُن کے کھیتوں میں مزدوروں کے طور پر کام کرتے ہیں۔

شکل 4.12 مزدور تالو کاٹتے ہوئے

- پناما کورو میں زمین کی قسمیں
  (صحیح جواب پر نشان لگائیں)
  a) ریتیلی/ پتھریلی b) ریتیلی/ چکنی c) کالی/ ریتیلی
- ان بیانات میں کونسا صحیح ہے
  a) ریتیلی مٹی رطوبت کو برقرار رکھتی ہے۔
  b) کالی مٹی زیادہ رطوبت رکھتی ہے۔
  c) کالی۔ ریتیلی زمین رطوبت کو برقرار رکھتی ہے۔
- پناما کورو کے کسان چاول ________ زمین پر اُگاتے ہیں۔
- میوے کے باغ دریائے کرشنا کے کنارے پر ہیں کیونکہ ________
- اگر آپ گاؤں میں رہتے ہیں تو وہاں بورویل کی گہرائی کتنی ہے؟ پانی تک پہنچنے کے لیے آپ کتنی تہوں تک کھودیں گے؟
- آپ کے علاقہ میں زمین کو کس طرح سیراب کیا جاتا ہے؟

مکانات

اُس گاؤں میں مختلف ذاتوں اور پیشوں سے وابستہ افراد بستے ہیں۔ گاؤں کے مرکزی حصے میں زمیندار اور متمول افراد رہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ گاؤں کے اطراف و اکناف کی آبادیوں اور گاؤں کے جنوبی سمت نہر کے کنارے آباد ہیں۔ گاؤں کے مرکزی حصے میں ہم کو کرانہ دکانیں، بنک، آر یم پی ڈاکٹر، دواؤں کی دکانیں، ویلڈنگ کی دکانیں، نائی کی دکانیں اور چھوٹے ہوٹل وغیرہ ملتے ہیں۔

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

یہاں گاؤں کے مکانوں اور دوسری عمارتوں کا ایک مجموعہ ہے۔ نیچے کی تصویروں کو دیکھیے۔ ان کی چھتوں، دیواروں، احاطے کی دیواروں وغیرہ میں یکسانیت اور اختلافات کی نشاندہی کریں۔

شکل 4.13 کسانوں کے گھر

شکل 4.14 جھونپڑی

شکل 4.15 کسانوں کے مکانات

شکل 4.16 مکانات اور سڑکیں

جانوروں کی افزائش

گاؤں میں تمام تر زمین زراعت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں مویشی چرانے کے لیے زیادہ زمین نہیں ہے اس لیے صرف چند بیلوں، گائیوں، بھینسوں اور بھیڑوں کو کھیتوں میں کام کرنے اور دوسرے مقاصد کے لیے پالا جاتا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ لوگ کس طرح جانوروں کو چراتے ہوں گے؟

ٹوکریاں بننا، خنزیروں کو پالنا اور ماہی گیری

باندرا نہر کے کنارے 15 تا 20 ٹوکریاں بُننے والے خاندان رہتے ہیں۔ انھوں نے کام کے لیے اس گاؤں کو نقل مقام کیا ہے۔ ان کا اہم پیشہ ٹوکریاں بُننا، چوہوں کو پکڑنا اور خنزیروں کو پالنا ہے۔ جگن نادھا نچاریا تقریباً 30 سال سے یہاں رہتا ہے۔ یہ لوگ نہر کے کناروں سے کھجور کی شاخوں کے ریشوں کو ٹوکریاں بنانے کے لیے جمع کرتے ہیں۔ وہ اور اس کی بیوی ہر دن 5 تا 6 ٹوکریاں بناتے ہیں اور انھیں قریبی گاؤں میں فروخت کرتے ہیں۔ ان کا پڑوسی کٹا شیوا ٹوکری کے پنجرے کی مدد سے مچھلیوں کو پکڑتا اور انھیں قریبی گاؤں میں فروخت کرتا ہے۔

پولٹری

اس گاؤں میں ایک مکمل جدید طرز کا پولٹری فارم ہے۔جس میں پانی کی سربراہی نپلوں کے ذریعے اور غذا کی سربراہی منتقلی بیلٹ (Conveyer Belt) کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔اس میں لگ بھگ 80,000 مرغیاں ہیں جو روزانہ 50,000 انڈے دیتی ہیں۔ ان انڈوں کو وجے واڑہ' آسام اور بہار وغیرہ کو ایجنٹوں کے ذریعے روانہ کیا جاتا ہے۔مرغیوں کی لید کو مچھلیوں کی غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

شکل 4.17 پولٹری فارم

چاول کا کارخانہ

یہاں ایک چاول کی مل بھی ہے۔اس مل کے مالکان کسانوں سے دھان خریدتے ہیں اور اس سے چاول نکال کر مختلف مقامات پر فروخت کرتے ہیں۔

شکل 4.18 چاول کی مل

مرغیوں کی افزائش (پولٹری) اور چاول کی مل زراعت پر منحصر صنعتیں ہیں اسی لیے ان کو زرعی صنعتیں کہا جاتا ہے۔میدانی علاقوں میں اسی قسم کی صنعتیں ملتی ہیں۔ حمل ونقل کی سہولتیں موجود ہونے کی وجہ سے خام مال لانا اور پیداوار کو بازار تک پہونچانا آسان ہے اور دور دراز کے بازاروں تک بھی پیداوار آسانی سے لائی جاسکتی ہے۔

شکل 4.19 ٹوکریاں بُننا

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

سڑکیں اور بازار

اس علاقے میں سڑکوں کا اچھا جال بچھا ہے۔ جس کے ذریعے مختلف شہروں اور قصبات سے رابطہ آسان ہے۔ اور یہ پیداوار کی منتقلی اور تجارت کے لیے بھی مدومعاون ہے۔

گاؤں کے کسان قریب میں ویور کے مقام پر واقع شکر کے کارخانے کو گنا فروخت کرتے ہیں۔ ترکاریاں اور موز ویور اور وجے واڑہ کے ریتو بازار میں فروخت کیے جاتے ہیں۔ جب کہ دھان کو کھیتوں میں ہی بروکروں کے ذریعے فروخت کیا جاتا ہے۔

مزدوروں کی دستیابی

اس گاؤں کے اکثر افراد گاؤں میں ہی کام کرتے ہیں۔ بعض زرعی مزدور اطراف و اکناف کے دیہاتوں سے آتے ہیں۔ نوجوان افراد جو دسویں جماعت یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں الکٹریشین، آٹو ڈرائیور اور میکانک کا کام کرتے ہیں۔

شکل 4.20 ترکاریوں اور پھلوں کی ریتو بازار کو منتقلی

کلیدی الفاظ

پہاڑ
سطح مرتفع
میدان
ساحل
طوفان
پھلوں کے باغ

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. پناما کورو گاؤں میں کس قسم کی تبدیلیاں عمل میں آ رہی ہیں؟
2. میدانی علاقوں میں غریب اور بے زمین افراد و خاندان اپنا روزگار کس طرح حاصل کرتے ہیں؟
3. آپ کے خیال میں پناما کورو گاؤں جیسے میدانی علاقوں میں زراعت کرنے میں کیا مشکلات درپیش ہیں؟
4. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ گاؤں کے تمام کسان گنا یا ہلدی کی کاشت کریں تو اچھا ہوگا؟ دلائل پیش کیجیے۔
5. کرشنا، ڈیلٹا جیسے میدانی خطوں میں آبادی کی کثرت ہوتی ہے۔ سبق کے مطالعے کے بعد کیا آپ اس کی وجوہات بیان کرسکیں گے۔
6. جماعت میں دو گروہ بنائیں ہر گروہ کو اس باب میں موجود مواد پر 20 سادے سوالات بنانے کو کہیں۔ دونوں گروہوں کے سوالات کا آپس میں تبادلہ کرکے جواب لکھیں۔ پھر سوال بنانے والے گروہ سے جوابات کی جانچ کرائیں۔

© SCERT not to be republished